

روم ویژن وضع کرتا ہے - نمبر تین

ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور نبوتی بصیرت: گہرے بائبل مطالعے اور فہم کی دعوت

Jeff Pippenger

2024-07-14

پچھلے دو مضامین میں، اُس ذاتی تعبیر پر گفتگو کرتے ہوئے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ دانی ایل باب گیارہ آیت چودہ میں "تمہاری قوم کے لٹیرے" جو "رویا کو قائم کرتے ہیں" کے طور پر ریاست ہائے متحدہ کی نمائندگی کی گئی ہے، ہم نے ایلن واٹ کے قلم سے یہ عبارت نقل کی تھی: "کلیسیا کے اراکین کو فرداً فرداً آزما یا اور پرکھا جائے گا۔" وہ پرکھنے، آزمانے اور چھانٹنے کا عمل، جسے ملاکی باب تین میں چاندی اور سونے کو پاک کرنے والے "عہد کے قاصد" کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، اب جاری ہے۔ ملاکی باب تین میں اسے پاک سازی قرار دیا گیا ہے۔

اور وہ چاندی کو صاف کرنے اور پاک کرنے والے کی مانند بیٹھے گا، اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند خالص کرے گا تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی کے ساتھ نذرانہ پیش کریں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کا نذرانہ خداوند کو ایام قدیم کی مانند اور سالہائے گزشتہ کی مانند پسند آئے گا۔ ملاکی 3:3، 4۔

جو لوگ اس خیال پر قائم ہیں کہ ریاست ہائے متحدہ وہ علامت ہے جو رؤیا کو قائم کرتی ہے، وہ اس بات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں یا سمجھنا نہیں چاہتے کہ جولائی 2023 میں جو پیغام مہر سے کھولا گیا، وہی ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے امیدواروں کی چھانٹنی کرتا ہے۔ کفرناحوم کے کنیسہ میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری چھانٹنی کی تمثیل پیش کی گئی تھی۔

یسوع نے اُن سے صاف صاف کہا، "تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے"; اور مزید فرمایا، "اسی لیے میں نے تم سے کہا تھا کہ کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک کہ میرے باپ کی طرف سے اسے عطا نہ کیا جائے۔" وہ چاہتا تھا کہ وہ یہ سمجھیں کہ اگر وہ اُس کی طرف کھینچے نہیں جا رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے دل روح القدس کے لیے کھلے نہیں ہیں۔ "نفسانی آدمی روح خدا کی باتیں قبول نہیں کرتا، کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی ہیں؛ اور نہ وہ انہیں جان سکتا ہے، کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔" 1 کرنتھیوں 12:14۔ ایمان ہی کے وسیلے سے جان یسوع کے جلال کو دیکھتی ہے۔ یہ جلال پوشیدہ رہتا ہے، جب تک روح القدس کے وسیلے سے جان میں ایمان بیدار نہ ہو جائے۔

ان کے عدم ایمان پر علانیہ سرزنش کے باعث یہ شاگرد یسوع سے اور بھی زیادہ بیگانہ ہو گئے۔ وہ سخت ناخوش ہوئے، اور نجات دہندہ کو زک پہنچانے اور فریسیوں کی بد نیتی کی تسکین کی خاطر انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور اسے حقارت سے چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے اپنا انتخاب کر لیا تھا—روح کے بغیر صورت کو اختیار کیا، مغز کے بغیر چھلکا۔ ان کا یہ فیصلہ بعد میں کبھی تبدیل نہ ہوا؛ کیونکہ وہ پھر کبھی یسوع کے ساتھ نہ چلے۔

"جس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے، اور وہ اپنا کھلیان پوری طرح صاف کرے گا، اور اپنی گندم کو کوٹھے میں جمع کرے گا۔" متی 3:12۔ یہ چھانٹنی کے مرحلوں میں سے ایک مرحلہ تھا۔ کلام حق کے ذریعے بھوسا گندم سے جدا کیا جا رہا تھا۔ چونکہ وہ ملامت قبول کرنے کے لیے حد سے زیادہ خود پسند اور خود راست باز تھے، اور فروتنی کی زندگی اختیار کرنے کے لیے حد سے زیادہ دنیا دوست، اس لیے بہت سے لوگ یسوع سے پھر گئے۔ بہت سے لوگ آج بھی یہی کر رہے ہیں۔ آج بھی جانیں اسی طرح آزمائی جاتی ہیں جیسے کفرناحوم کے عبادت خانے میں اُن شاگردوں کی آزمائش ہوئی تھی۔ جب سچائی دل پر اترتی ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ اُن کی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔

وہ اپنے اندر مکمل تبدیلی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں؛ مگر وہ خود انکاری کی مشقت اٹھانے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ لہذا جب ان کے گناہ آشکار ہوتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹھوکر کھا کر دور چلے جاتے ہیں، جیسے شاگرد یسوع کو چھوڑ کر چلے گئے تھے، بڑبڑاتے ہوئے، 'یہ کلام سخت ہے؛ اسے کون سن سکتا ہے؟' The Desire of Ages, 392

"کلماتِ حق" کے ذریعے، ملاکی کی اُس تمثیل میں سونے اور چاندی کی نمائندگی کی گئی تھی جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی ہیکل کی آخری تطہیر سے متعلق تھی۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند جس کے تم طالب ہو، یکایک اپنی ہیکل میں آ پہنچے گا، یعنی عہد کا قاصد، جس میں تم خوشی رکھتے ہو۔ دیکھو، وہ آئے گا، رب الافواج فرماتا ہے۔ لیکن اس کے آنے کے دن کو کون برداشت کر سکے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ پگھلانے والے کی آگ کی مانند ہے، اور دھوبی کے صابن کی مانند۔ ملاکی 2:1،3

تمام نبی، ملاکی سمیت، آخری ایام کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ ان مضامین میں سے پہلے میں ہم نے The 1888 Materials صفحہ 403 کا حوالہ دیا، جہاں ہمیں بتایا گیا ہے: "جو شخص اپنی موجودہ ناقص معرفتِ کلام مقدس پر مطمئن ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ نجات کے لیے یہ کافی ہے، وہ ایک مہلک فریب میں آرام کر رہا ہے۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو صحیفائی دلائل سے پوری طرح مسلح نہیں کہ وہ غلطی کو تمیز کر سکیں اور اس ساری روایت پرستی اور توہم پرستی کی مذمت کر سکیں جو سچائی کے طور پر لوگوں پر تھوپی گئی ہے۔" اسی اقتباس میں جن کی نشاندہی کی گئی ہے وہ "بائبل کے باریک بین طالب علم نہیں"، جنہوں نے جہاں "اختلافِ رائے" موجود ہے وہاں کے "آیاتِ مقدسہ" کا "کسی مقصد کے ساتھ مطالعہ" نہیں کیا۔ جنہیں مخاطب کیا جا رہا ہے وہ بائبل اس غرض سے نہیں پڑھتے کہ اس کا مغز اور چربی اپنی جانوں کے لیے حاصل کریں۔ وہ یہ محسوس نہیں کرتے کہ یہ خدا کی آواز ہے جو ان سے ہم کلام ہے۔ لیکن اگر ہم نجات کی راہ سمجھنا چاہیں، اگر ہم "راستبازی کے سورج" کی کرنیں دیکھنا چاہیں، تو انہیں "مقصد کے ساتھ صحیفوں کا مطالعہ کرنا" ہوگا۔

پہلے مضمون نے یہ نشاندہی کی کہ ان کے گمراہ کن نبوتی ماڈل کے اجزاء میں سے ایک دی گریٹ کنٹروورسی کا وہ اقتباس ہے، جس میں درج ہے: "قدیم دنیا میں رومنزم اور نئی دنیا میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم ان سب کے خلاف ایک سا طریقہ اختیار کریں گے جو تمام الہی احکام کی عزت کرتے ہیں۔" دی گریٹ کنٹروورسی، 615۔ ان کی ذاتی تعبیر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ جملہ "رومنزم" کو ماضی کی تاریخ اور "مرتد پروٹسٹنٹ ازم" کو موجودہ دنیا کے طور پر متعین کر رہا ہے۔ جب یہ نحوی شواہد پیش کیے گئے کہ اس جملے پر ان کا اطلاق اس کے درست مفہوم سے موڑ توڑ کر نکالا گیا ہے، تو انہوں نے اس غلط اطلاق کی کوئی علانیہ تردید پیش نہ کی۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے اسی اقتباس کو اپنی اگلی Zoom میٹنگ کی تشہیر کے لیے استعمال کیا۔ پھر بھی ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ "ہمیں سب پر یہ ضرورت واضح کرنی چاہیے کہ وہ الہی حق کے بارے میں دل لگا کر تحقیق کریں، تاکہ وہ جان لیں کہ وہ واقعی جانتے ہیں کہ حق کیا ہے۔" جھوٹے دعوے کو واپس لینے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی، جو بظاہر اس بات کا ثبوت ہے کہ اس غلط اطلاق کو فروغ دینے والے "دل لگا کر تحقیق" نہیں کر رہے تاکہ "جان سکیں کہ حق کیا ہے۔"

اس تنازع کے آغاز سے ہی ہم نے اسے اس طرح لیا ہے کہ گویا یہ محض اس بات پر حق اور باطل کے درمیان اختلاف سے بڑھ کر ہے کہ "تیری قوم کے لٹیروں" سے مراد کون ہیں، اور میں اب بھی اسی موقف پر قائم ہوں۔ کتابِ دانیال پر مضامین جب شماره 200 تک پہنچے تو وہ ایسے مرحلے پر تھے جہاں دانیال باب 11 کی آیات 13 تا 15 کی اہمیت ٹھوس طور پر پیش کر دی گئی تھی۔ یہ آیات 1989 سے لے کر جلد آنے والے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، جس کا ذکر دانیال باب 11 کی آیت 40 میں ہے۔

ہم اس تاریخ کو آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کے طور پر شناخت کرتے آئے ہیں۔ ہم نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ جب سسٹر وائٹ یہ بیان کرتی ہیں کہ "جو کتاب مہر بند تھی وہ مکاشفہ نہیں، بلکہ دانی ایل کی اُس نبوت کا وہ حصہ ہے جو آخری ایام سے متعلق ہے"، تو دانی ایل باب گیارہ آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ دراصل "دانی ایل کی نبوت کا وہ حصہ" ہے۔ آیات تیرہ سے پندرہ تک اس نبوی سچائی کی نمائندگی کرتی ہیں جو آخری ایام میں کھولی جاتی ہے۔ لہذا وہ تینوں آیات کتاب مکاشفہ میں "یسوع مسیح کا مکاشفہ" اور "سات گرج" دونوں کے طور پر بھی پیش کی جاتی ہیں، جو آزمائش کی مدت کے اختتام سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔ جب سسٹر وائٹ دانی ایل کی کتاب کے اُس "حصے" کا حوالہ دیتی ہیں، تو جس مقام پر یہ بیان موجود ہے، وہاں یوں لکھا ہے:

کوئی یہ نہ سمجھے کہ چونکہ وہ کتاب مکاشفہ کی ہر علامت کا مطلب بیان نہیں کر سکتے، اس لیے اس میں پائی جانے والی سچائی کے مفہوم کو جاننے کی کوشش میں اس کتاب کی جستجو کرنا اُن کے لیے فائدہ ہے۔ وہی جس نے یہ اسرار یوحنا پر منکشف کیے، محنتی طالبِ حق کو آسمانی باتوں کا ایک ابتدائی ذائقہ عطا کرے گا۔ جن کے دل سچائی کو قبول کرنے کے لیے کھلے ہیں، وہ اس کی تعلیمات سمجھنے کے قابل بنائے جائیں گے، اور انہیں وہ برکت دی جائے گی جس کا وعدہ اُن لوگوں کے لیے کیا گیا ہے جو 'اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں'۔

"کتاب مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں آ کر ملتی اور اپنا اختتام پاتی ہیں۔ یہاں کتاب دانی ایل کی تکمیل پائی جاتی ہے۔ ایک نبوت ہے؛ دوسری مکاشفہ۔ جو کتاب مہر بند کی گئی تھی، وہ مکاشفہ نہیں، بلکہ دانی ایل کی نبوت کا وہ حصہ جو آخری دنوں سے متعلق ہے۔ فرشتہ نے حکم دیا، 'لیکن اے دانی ایل، تو ان باتوں کو بند رکھ اور اس کتاب پر آخری وقت تک مہر لگا دے۔' دانی ایل 12:4۔" رسولوں کے اعمال، 584، 585۔

لفظ "complement" کا مطلب کسی چیز کو کمال تک پہنچانا ہے۔ دانی ایل کی کتاب کا وہ حصہ جو آخری ایام سے متعلق ہے، جس کی مہر آخر زمانے میں کھلتی ہے، وہ اس وقت کامل ہوتا ہے جب اسے "سطر پر سطر" "یسوع مسیح کا مکاشفہ" اور "سات گرجیں" کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے۔ یہ تینوں تمثیلات اس پیغام کی تشکیل کرتی ہیں جس کی مہر کھل چکی ہے، اور اسی لیے وہ "کلماتِ حق" کی نمائندگی کرتی ہیں جن سے ملاکی کی آخری پیکل کی تطہیر میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کو "پاک" کیا جاتا ہے، جیسا کہ دانی ایل گیارہ کی آیات تیرہ تا پندرہ میں بیان ہے۔ درمیان والی آیت وہ ہے جہاں موجودہ تنازعہ پیش کیا گیا ہے، اور اسی حیثیت سے وہ عین اسی تنازعے کی نمائندگی کرتی ہے جس کا سامنا میلرائٹس نے اپنی نبوی تاریخ میں کیا تھا۔

یہ کہنا کہ آیت چودہ میں "تیری قوم کے لٹیرے" سے مراد ریاست ہائے متحدہ ہے، بالکل ویسا ہی ہے جیسے ملرائٹ تاریخ کے پروٹسٹنٹ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ان لٹیروں سے مراد انتیوخس ایپیفانس تھا۔ یہ تنازعہ سونے اور چاندی سے کھوٹ کو جدا کر دے گا، لیکن زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسی تنازعے کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ ملاکی باب تین کے لاویوں کی نمائندگی کرنے والوں کو خدا کے نبوتی کلام کا پہلے سے کہیں زیادہ گہرائی سے مطالعہ کرنے پر آمادہ کرے۔ ولیم ملر کے خواب کا "گندگی جھاڑنے والا آدمی" اب کمرے سے جعلی سکے اور جواہرات کو جھاڑ کر باہر نکال رہا ہے، اپنے اس کام سے پہلے کہ وہ اصل جواہرات کو دوبارہ جمع کر کے انہیں ایسی کامل ترتیب میں رکھے جو سورج سے دس گنا زیادہ چمکتی ہے۔

اسی کام کی انجام دہی کے لیے اس تنازعہ کو ہونے دیا گیا تھا، کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ: "خدا اپنے لوگوں کو جگائے گا؛ اگر دوسرے ذرائع ناکام ہو جائیں، تو ان کے درمیان بدعتیں داخل ہوں گی، جو انہیں چھانیں گی، بھوسے کو گیہوں سے جدا کر دیں گی۔ خداوند اپنے کلام پر ایمان رکھنے والے سب کو نیند سے جاگنے کے لیے پکارتا ہے۔ قیمتی روشنی آچکی ہے، جو اس وقت کے لیے موزوں ہے۔ یہ بائبل کی سچائی ہے،

جو ان خطرات کو ظاہر کرتی ہے جو ہمارے بالکل سر پر ہیں۔ یہ روشنی ہمیں مقدس صحائف کے دلجمعی کے ساتھ مطالعے اور ان مواقف کے نہایت تنقیدی جائزے کی طرف لے جانا چاہیے جن پر ہم قائم ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ دعا اور روزے کے ساتھ سچائی کے تمام پہلوؤں اور مواقف کی پوری طرح اور ثابت قدمی کے ساتھ تحقیق کی جائے۔ ایمانداروں کو قیاسات اور اس بارے میں مبہم و غیر واضح خیالات پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے کہ سچائی کیا ہے۔"

وہ "بدعتیں" جنہیں وہ اپنے سوئے ہوئے مقدسین کو بیدار کرنے کے لیے اجازت دیتا اور استعمال کرتا ہے، "پرانے اختلافات" ہیں۔

"تاریخ اور نبوت میں خدا کے کلام نے حق اور باطل کے درمیان طویل عرصے سے جاری رہنے والی کشمکش کی تصویر کشی کی ہے۔ یہ کشمکش اب بھی جاری ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے، وہ پھر دہرایا جائے گا۔ پرانے تنازعات پھر زندہ کیے جائیں گے، اور نئے نظریات مسلسل ابھرتے رہیں گے۔ لیکن خدا کے لوگ، جنہوں نے اپنے ایمان اور نبوت کی تکمیل میں پہلے، دوسرے اور تیسرے فرشتوں کے پیغامات کی منادی میں حصہ ادا کیا ہے، جانتے ہیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ ان کے پاس ایسا تجربہ ہے جو کھرے سونے سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ انہیں چٹان کی مانند مضبوطی سے کھڑا رہنا ہے، اپنے ابتدائی اعتماد کو آخر تک ثابت قدمی سے تھامے رکھنا ہے۔" منتخب پیغام، کتاب 2، 109.

"تیری قوم کے غارتگروں" کے بارے میں تنازعہ ملرائٹ تاریخ کا ایک پرانا تنازعہ ہے، جو ان کے 'اعتماد کی ابتدا' ہے جسے ان سے کہا گیا ہے کہ وہ 'آخر تک مضبوطی سے تھامے رکھیں'۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے 'اعتماد' کی 'ابتدا' وہ بنیادی سچائیاں ہیں جو 1843 اور 1850 کے پایونیر چارٹس پر نمایاں کی گئی ہیں۔

دشمن اس کوشش میں ہے کہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کے اذہان کو اس کام سے ہٹا دے جس کا مقصد ایسی قوم کی تیاری ہے جو ان آخری دنوں میں قائم رہ سکے۔ اس کی مغالطہ آرائیاں اسی لیے گھڑی گئی ہیں کہ ذہنوں کو اس وقت کے خطرات اور فرائض سے ہٹا دیں۔ وہ اُس نور کو کچھ حیثیت نہیں دیتے جو مسیح آسمان سے اس لیے آئے کہ اسے اپنے لوگوں کی خاطر یوحنا کو دیں۔ وہ سکھاتے ہیں کہ جو مناظر ہمارے عین سامنے ہیں وہ اتنے اہم نہیں کہ ان پر خاص توجہ دی جائے۔ وہ آسمانی اصل کی سچائی کو بے اثر کر دیتے ہیں اور خدا کے لوگوں کو ان کے ماضی کے تجربے سے محروم کر کے اس کے بدلے ایک جھوٹا علم تھما دیتے ہیں۔

خداوند یوں فرماتا ہے: راستوں میں کھڑے ہو اور دیکھو اور قدیم راہوں کے بابت پوچھو کہ نیک راہ کہاں ہے اور اسی میں چلو۔

کوئی بھی ہمارے ایمان کی بنیادوں کو اکھاڑنے کی کوشش نہ کرے—وہ بنیادیں جو ہمارے کام کے آغاز میں کلام کے دعائیہ مطالعے اور مکاشفہ کے وسیلے سے رکھی گئی تھیں۔ انہی بنیادوں پر ہم گزشتہ پچاس برس سے تعمیر کر رہے ہیں۔ لوگ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ انہیں کوئی نیا راستہ مل گیا ہے، اور یہ کہ وہ اس سے زیادہ مضبوط بنیاد رکھ سکتے ہیں جو رکھی جا چکی ہے۔ مگر یہ ایک بڑا دھوکہ ہے۔ جو بنیاد رکھی جا چکی ہے اس کے سوا کوئی انسان دوسری بنیاد رکھ نہیں سکتا۔

ماضی میں بہت سے لوگوں نے نئے مذہب کی تعمیر اور نئے اصولوں کے قیام کا بیڑا اٹھایا۔ مگر ان کی عمارت کب تک قائم رہ سکی؟ وہ جلد ہی گر گئی، کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر نہ تھی۔

کیا ابتدائی شاگردوں کو آدمیوں کی باتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا؟ کیا انہیں باطل نظریات سننے نہیں پڑے، اور پھر سب کچھ کر لینے کے بعد ثابت قدم کھڑے رہتے ہوئے یہ کہنا نہیں پڑا کہ: "جو بنیاد رکھی جا چکی ہے، اس کے سوا کوئی اور بنیاد کوئی شخص نہیں رکھ سکتا؟"

پس ہمیں چاہیے کہ اپنے اعتماد کی ابتدا کو آخر تک ثابت قدمی سے تھامے رکھیں۔ قدرت کے کلمات خدا اور مسیح کی طرف سے اس قوم کے لیے بھیجے گئے ہیں؛ جنہوں نے انہیں دنیا سے نکال کر، نکتے بہ

نکتے، موجودہ سچائی کی واضح روشنی میں لا کھڑا کیا ہے۔ مقدس آگ سے چھوٹے ہوئے لبوں کے ساتھ، خدا کے خادموں نے پیغام سنایا ہے۔ الہی ارشاد نے اعلان کردہ سچائی کی اصالت پر اپنی مہر ثبت کر دی ہے۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 3 مارچ، 1904۔

یرمیاہ کے "قدیم راستے" وہ "بنیادیں ہیں جو ہمارے کام کے آغاز میں رکھی گئی تھیں۔" وہ سچائیاں "چٹان پر" قائم کی گئی تھیں، اور ملرائٹ کی تاریخ میں انہی بنیادی سچائیوں پر مشتمل "حقیقتِ حاضرہ" کا پیغام 1842، 1843 اور 1844 میں منادی کیا گیا تھا۔

خدا آپ کی مدد فرمائے کہ آپ میری کہی ہوئی باتیں قبول کریں۔ جو لوگ صہیون کی فصیلوں پر خدا کے نگہبان بن کر کھڑے ہیں، وہ ایسے مرد ہوں جو لوگوں پر آنے والے خطرات کو پیشگی دیکھ سکیں—ایسے مرد جو حق اور باطل، راستبازی اور ناراستی میں تمیز کر سکیں۔

تنبیہ پہنچ چکی ہے: ایسا کچھ بھی داخل ہونے نہ دیا جائے جو اس ایمان کی بنیاد کو متزلزل کرے جس پر ہم اس وقت سے تعمیر کرتے آئے ہیں جب 1842، 1843، اور 1844 میں یہ پیغام آیا تھا۔ اس پیغام میں میری شمولیت رہی ہے، اور تب سے میں دنیا کے سامنے اس نور کے وفادار ہوں جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے۔ ہم یہ ارادہ نہیں رکھتے کہ اپنے قدم اس پلیٹ فارم سے ہٹا لیں، جس پر ہمارے قدم اس وقت رکھے گئے تھے جب ہم روز بروز اخلاص سے دعا کرتے ہوئے، نور کی تلاش میں خداوند کو ڈھونڈتے تھے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں وہ نور چھوڑ دوں جو خدا نے مجھے دیا ہے؟ یہ ازل کی چٹان کی مانند ہے۔ جب سے یہ عطا ہوا ہے، یہ میری رہنمائی کرتا آیا ہے۔ بھائیو اور بہنو، خدا آج بھی زندہ ہے، حکمرانی کرتا ہے اور کام کرتا ہے۔ اس کا ہاتھ پھیلے پرے، اور اپنی عنایت میں وہ اپنی ہی مرضی کے مطابق اس پہلے کو گھما رہا ہے۔ لوگ اپنے آپ کو ایسے دستاویزات سے نہ باندھیں جن میں وہ یہ طے کریں کہ وہ کیا کریں گے اور کیا نہیں کریں گے۔ وہ اپنے آپ کو آسمان کے خداوند خدا سے باندھیں۔ تب آسمان کا نور روح کے بیکل میں چمکے گا، اور ہم خدا کی نجات کو دیکھیں گے۔ ریویو اینڈ ہرالڈ، 14 اپریل، 1903۔

وہ پیغام جس کی منادی "1842، 1843، اور 1844" میں کی گئی تھی، وہی پیغام ہے جو 1843 کے پایونیر چارٹ پر پیش کیا گیا تھا۔ مئی 1842 میں، 1843 کے چارٹ کے تین سو نسخے چھاپے گئے۔ ایلن وائٹ اور پیش رو سب نے اس کی گواہی دی کہ یہ چارٹ حقوق کے باب دوم کے اس حکم کی تکمیل تھا کہ رویا لکھو اور اسے لوحوں پر صاف صاف لکھو۔ اسی زمانے میں ملرائٹ کے تین سو مبلغین تھے، اور ایس ڈی اے کے مؤرخین اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ سب 1843 کا چارٹ استعمال کرتے تھے۔

کیا چیز کسی شخص کو یہ دعویٰ کرنے پر آمادہ کرتی ہے کہ، جیسا کہ چارٹ پر دکھایا گیا ہے، روم کو "تیری قوم کے لٹیرے" قرار دینے والی پیش رو شناخت غلط ہے؟ کیا چیز کسی کو وہ دعویٰ قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے؟ اور پھر، ہم میں ان لوگوں کو کیا ہو جاتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وہ اس پیش رو فہم کو قبول کرتے ہیں کہ "تیری قوم کے لٹیرے" کا اطلاق روم پر ہوتا ہے، مگر حقیقت میں وہ اس فہم کا خود دفاع کرنے کے قابل نہیں ہوتے؟

پہلے مضمون میں ہم نے درج ذیل اقتباس نقل کیا تھا:

"خواہ انسان کی علمی ترقی کتنی ہی کیوں نہ ہو، اسے ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مزید روشنی کے لیے مقدس صحائف کی گہری اور مسلسل جستجو کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک قوم کے طور پر ہمیں فرداً فرداً نبوت کے طالب علم بننے کے لیے بلایا گیا ہے۔ ہمیں پوری سنجیدگی سے چوکس رہنا چاہیے تاکہ ہم اس روشنی کی کوئی بھی کرن پہچان سکیں جو خدا ہمیں پیش کرے۔" گواہیاں، جلد 5، 708۔

میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ "وہ روشنی جسے خدا" اس وقت "ہمیں" پیش کر رہا ہے، یہ ہے کہ ہم دانی ایل باب گیارہ کی پہلی پندرہ آیات کو ذاتی طور پر سمجھنے کی اپنی ذمہ داری کے بارے میں پوری طرح

بیدار نہیں ہوئے، اور یہ کہ ہم نے یہ نہیں سمجھا کہ اسی باب کی آیات تیرہ تا پندرہ اُن سچائیوں کی نمائندگی کرتی ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آخری پاکیزگی اور مہر بندی کو انجام دیتی ہیں۔ اگر عین اسی تاریخ میں کوئی بدعتیں داخل نہ کی جاتیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا کہ ہم پوری طرح بیدار ہیں۔ لیکن یہ تنازعہ اس کے برعکس ثابت کرتا ہے۔

یہ حقیقت کہ خدا کے لوگوں میں کوئی تنازعہ یا ہلچل نہیں پائی جاتی، اسے اس بات کا حتمی ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ صحیح تعلیم پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اندیشہ ہے کہ وہ حق اور باطل میں واضح امتیاز نہیں کر رہے۔ جب مقدس صحائف کی تحقیق سے کوئی نئے سوالات جنم نہیں لیتے، جب ایسا کوئی اختلاف رائے پیدا نہیں ہوتا جو لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ خود بائبل کی تلاش کریں تاکہ یقین کر لیں کہ ان کے پاس سچائی ہے، تو قدیم زمانوں کی طرح آج بھی بہت سے ایسے ہوں گے جو روایت سے چمٹے رہیں گے اور وہ نہیں جانیں گے کہ وہ کس کی پرستش کر رہے ہیں۔۔۔

خدا اپنے لوگوں کو بیدار کرے گا؛ اور اگر دوسرے ذرائع ناکام ہو جائیں، تو بدعتیں اُن کے درمیان آ جائیں گی، جو اُن کی چھانٹی کریں گی، بھوسا کو گندم سے جدا کر دیں گی۔ خداوند اپنے کلام پر ایمان رکھنے والے سب کو پکار رہا ہے کہ وہ خوابِ غفلت سے جاگ اٹھیں۔ قیمتی روشنی آچکی ہے، جو اس وقت کے لیے موزوں ہے۔ یہ کتاب مقدس کی سچائی ہے، جو اُن خطروں کی نشاندہی کرتی ہے جو ہمارے سر پر ہیں۔ یہ روشنی ہمیں مقدس صحائف کے محنتی مطالعے اور اُن موقفوں کی نہایت باریک بینانہ جانچ پرکھ کی طرف لے جائے جو ہم اختیار کیے ہوئے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ دعا اور روزے کے ساتھ سچائی کے تمام پہلوؤں اور موقفوں کو پوری طرح اور ثابت قدمی سے کھنگالا جائے۔ ایمان داروں کو قیاسات اور اس بات کے مبہم تصورات پر کہ سچائی کیا ہے، تکیہ نہیں کرنا چاہیے۔ ان کا ایمان خدا کے کلام پر مضبوطی سے قائم ہو، تا کہ جب آزمائش کا وقت آئے اور انہیں اپنے ایمان کا جواب دینے کے لیے مجالس کے سامنے لایا جائے تو وہ اس امید کے سبب کو جو ان میں ہے، حلیمیت اور خوف کے ساتھ بیان کر سکیں۔

"ابھارو، ابھارو، ابھارو۔ جو موضوعات ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ ہمارے لیے ایک زندہ حقیقت ہونے چاہئیں۔ یہ امر اہم ہے کہ جن عقائد کو ہم ایمان کے بنیادی اصول سمجھتے ہیں، ان کا دفاع کرتے وقت ہم اپنے آپ کو کبھی ایسے دلائل استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں جو کلی طور پر درست نہ ہوں۔" شہادتیں، جلد 5، 708.

جب ہم خدا کے لوگوں کے لٹیروں کے اس جائزے میں آگے بڑھیں گے، تو ہم یہ دکھائیں گے کہ دانی ایل 11 کی آیت 14 کے بارے میں پروٹسٹنٹوں اور ملیرائنٹس کے درمیان ہونے والی بحث ہو رہی اس بحث کے مانند ہے جو ایک نئی اور نجی تفسیر کے متعلق ہے کہ ریاست ہائے متحدہ، روم نہیں، اس رؤیا کو قائم کرتی ہے۔ یہ موقف کہ The Great Controversy عبارت "world" world کو ماضی کی تاریخ کی نشاندہی کے لیے استعمال کرتی ہے، ایک "قیاس اور غیر واضح تصور" ہے اور یہ ایک ایسے "استدلال" کی مثال ہے "جو پوری طرح مضبوط نہیں"۔

جن لوگوں نے اس عبارت کو اپنے اس قیاس کی تائید میں استعمال کیا کہ ملرائٹس روم کو تیری قوم کے لٹیروں کے طور پر شناخت کرنے میں غلط تھے، انہیں چاہیے کہ اپنی مسیحی ذمہ داری پوری کریں اور اپنے دعوے سے علانیہ رجوع کریں، کیونکہ یہ دعویٰ نحوی اور تاریخی طور پر ناقابلِ دفاع ہے۔ اور جو لوگ اس تنازعہ کے کنارے بیٹھے ہیں، آپ پر لازم ہے کہ کلام حق کو صحیح طور پر تقسیم کریں، کیونکہ آپ کو اس لیے بلایا گیا ہے کہ آپ نبوت کے طالب علم ہوں، نہ کہ کسی انسان کے خیال کے پیروکار۔

لوگ مقدس صحائف کو اپنی ہلاکت کے لیے توڑ مروڑ دیتے ہیں۔

اور ہمارے خداوند کے تحمل کو نجات سمجھو؛ جیسا کہ ہمارے پیارے بھائی پولس نے بھی اُس حکمت کے مطابق جو اسے دی گئی، تمہیں لکھا ہے؛ اور اُس نے اپنی سب خطوں میں بھی ان باتوں کے بارے میں لکھا ہے؛ جن میں بعض باتیں سمجھنے میں دشوار ہیں، جنہیں ناواقف اور بے ثبات لوگ، جیسے وہ دیگر صحیفوں کے ساتھ بھی کرتے ہیں، توڑ مروڑ کر اپنی ہی ہلاکت کے لیے بنا لیتے ہیں۔ پس اے عزیزو، چونکہ تم پہلے ہی سے یہ باتیں جانتے ہو، خبردار رہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ شریروں کی گمراہی میں بہک کر تم اپنی ثابت قدمی سے گر پڑو۔ بلکہ فضل میں اور ہمارے خداوند اور منجی یسوع مسیح کی پہچان میں ترقی کرتے جاؤ۔ اسی کو اب بھی اور ابد تک جلال ہو۔ آمین۔ دوسرا پطرس 15:3-18۔

پطرس بیان کرتا ہے کہ 'نادان اور غیر مستحکم' ہی وہ لوگ ہیں جو صحیفوں کو 'اپنی ہی ہلاکت' کے لیے 'توڑ مروڑ' دیتے ہیں۔ اسی حقیقت کے مطابق سسٹر وائٹ کی بار بار کی تنبیہات بھی ہیں کہ ہم خود مطالعہ کریں۔ اگر ہم نبوت کے طالب علم بننے کی اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے، تو ہم اپنی ہی تباہی کا فیصلہ خود کر رہے ہیں۔

یہ تیری قوم کے غارتگر ہی ہیں جو رؤیا کو قائم کرتے ہیں، اور سلیمان یہ بتاتا ہے کہ جہاں رؤیا نہ ہو وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جہاں رویا نہیں ہوتی، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں: لیکن جو شریعت کی پابندی کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔ امثال 29:18۔

'ہلاک ہونا' کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ برہنہ کر دیا جانا۔ جہاں رؤیا کی غلط سمجھ پائی جاتی ہے، وہاں اس کی بنیاد اس حقیقت پر ہوتی ہے کہ وہ علامت جو رؤیا کو قائم کرتی ہے یا تو سمجھی ہی نہیں گئی، یا غلط سمجھی گئی ہے۔ سلیمان کی تنبیہ میں ان میں شامل ہونا جو ہلاک ہوتے ہیں، اس برہنگی کو اختیار کرنا ہے جس کی نمائندگی لودیکیوں سے ہوتی ہے، جنہیں جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت خداوند کے منہ سے اگلا جاتا ہے۔ ہم ایسی بات کیوں قبول کریں جو سسٹر وائٹ کے قدیم اور نئی دنیا پر تبصروں کے واضح معنی کو مسخ کرتی ہے، اور اس میلرٹھ شناخت کو رد کرتی ہے کہ رؤیا کو قائم کرنے والا روم ہی ہے، جسے 1843 کے چارٹ پر براہ راست پیش کیا گیا تھا، جو ایڈونٹزم کی بنیادی سچائیوں کی نمائندگی کرتا ہے، اور جن بنیادوں کو تمام مقدس تمثیلات میں مسیح، ازلی چٹان، کے طور پر پیش کیا گیا ہے؟

لیکن خدا کے کلام کے سوا کسی اور بنیاد پر تعمیر کی گئی ہر عمارت گر جائے گی۔ جو شخص، مسیح کے زمانے کے یہودیوں کی طرح، انسانی خیالات اور آراء کی بنیاد پر، انسان کی وضع کردہ ظاہری طریقوں اور رسومات پر، یا ان اعمال پر جو وہ مسیح کے فضل سے بے نیاز ہو کر خود انجام دے سکتا ہے، اپنی تعمیر کھڑی کرتا ہے، وہ اپنے کردار کی عمارت سرکتی ہوئی ریت پر قائم کر رہا ہے۔ آزمائش کے تیز و تند طوفان اس ریتیلی بنیاد کو بہالے جائیں گے اور اس کا گھر زمانے کے ساحل پر ملبہ بن کر رہ جائے گا۔

"اس لیے خداوند خدا یوں فرماتا ہے، ... نیز میں عدالت کو بطور رسی اور راستبازی کو بطور شاغول ٹھہراؤں گا؛ اور ژالہ باری جھوٹ کی پناہ گاہ کو بہالے جائے گی، اور پانی چھینے کی جگہ کو ڈبو دیں گے۔" یسعیاہ 28:16، 17۔

لیکن آج رحمت گنہگار سے التجا کرتی ہے۔ 'میں زندہ ہوں، خداوند خدا فرماتا ہے، مجھے شریروں کی موت میں کوئی خوشی نہیں؛ بلکہ یہ کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے: لوٹو، لوٹو اپنی بری راہوں سے؛ کیونکہ تم کیوں مرو گے؟' حزقی ایل 33:11۔ آج جو آواز غیر تائب سے ہمکلام ہے وہ اسی کی آواز ہے جس نے دل کے کرب میں اپنی محبت کے شہر کو دیکھ کر پکارا: 'اے یروشلم، یروشلم، جو نبیوں کو قتل کرتا ہے اور جو تیرے پاس بھیجے جاتے ہیں انہیں سنگسار کرتا ہے! میں نے

کتنی بار چاہا کہ تیرے بچوں کو جمع کروں جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے، اور تم نے نہ چاہا! دیکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔' لوقا 13:34، 35، آر۔ وی۔
 یروشلم میں، یسوع نے اُس دنیا کی ایک علامت دیکھی جس نے اُس کے فضل کو رد کیا اور حقیر جانا تھا۔ وہ رو رہا تھا، اے ضدی دل، تیرے لیے! جب پہاڑ پر یسوع کے آنسو بہ رہے تھے تب بھی یروشلم تو بہ کر کے اپنی تباہی سے بچ سکتی تھی۔ کچھ عرصہ تک آسمانی عطیہ پھر بھی اس کی قبولیت کا منتظر رہا۔ پس، اے دل، تجھ سے مسیح اب بھی محبت بھرے لہجے میں یوں فرماتا ہے: 'دیکھو، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں: اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے، تو میں اُس کے پاس اندر آؤں گا اور اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا، اور وہ میرے ساتھ۔' اب مقبول وقت ہے؛ دیکھو، اب نجات کا دن ہے۔' مکاشفہ 20:3؛ 2-کرتھیوں 6:2۔

تم جو اپنی امید خود پر ٹکائے ہوئے ہو، ریت پر عمارت کھڑی کر رہے ہو۔ لیکن آنے والی ہلاکت سے بچ نکلنے میں ابھی دیر نہیں ہوئی۔ طوفان ٹوٹنے سے پہلے، محکم بنیاد کی طرف بھاگو۔ "خداوند خدا یوں فرماتا ہے، دیکھو، میں صیون میں بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہوں، ایک آزمودہ پتھر، ایک گرانبھا کونے کا پتھر، مضبوط بنیاد کا؛ جو ایمان لائے وہ جلدبازی نہ کرے گا۔" "میری طرف نگاہ کرو اور نجات پاؤ، اے زمین کی تمام انتہاؤ؛ کیونکہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔" "خوف نہ کر؛ کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں؛ براساں نہ ہو؛ کیونکہ میں تیرا خدا ہوں؛ میں تجھے تقویت دوں گا؛ ہاں، میں تیری مدد کروں گا؛ ہاں، میں اپنی راستبازی کے دینے ہاتھ سے تجھے سنبھالوں گا۔" "تم نہ شرمسار ہوگے نہ سرافگندہ، ابدالآباد تک۔" اشعیاہ 28:16، 45:17، 41:10، 45:22، R.V.؛ کوہ برکت کے خیالات، 150-152۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔